Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۴ محرم ۱۳۹۸ھ ۴ صلح ۱۳۵۷ہش ۴ جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دعا کی بڑی ضرورت ہے

اِس لئے دُعا پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور اس سے کبھی مت تھکو

"اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دُعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدّین۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جو اُمّ الصفات ہیں بیان فرمایا ہے۔ ربّ العٰلمین ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرّہ ذرّہ کی ربوبیت کر رہا ہے۔ عالَم اسے کہتے ہیں جس کی خ[illegible]۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دُنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی ربوبیت نہ کرتا ہو۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسبِ حال اس کی پرورش کرتا ہے جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں رُوح کی سیری اور تسلّی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین، چاند، سورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں۔

اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ پاداشِ عمل دیتا ہے۔

پھر مالک یوم الدّین ہے یعنی جزاء وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے۔ اِس قدر صفات اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ رُوح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور وہ دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصّراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اِس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

انفلوئنزا کی تکلیف زیادہ ہے اور آنکھ پر بھی اثر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۷ء بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد ناصر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میں محترمہ شوکت تنویر صاحبہ بنت محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی کا نکاح مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن محترم چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم بستی نورے والا ضلع رحیم یار خاں سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں

حصولِ غلبۂ اسلام کے لئے عظیم منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اِس عرصہ میں آپ کے کل وعدہ کا $\frac{4}{15}$ ضرور مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے مخلص افراد چاہے وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اسے نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اِعلانِ تعطیل

۵ جنوری ۱۹۷۸ء (جمعرات) کو دفتر الفضل میں حسبِ سابق جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں تعطیل ہوگی اِس لئے اس تاریخ کو پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ صلح ۱۳۵۷ ہش
۴ جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر شکر گزاری کا اصل طریق

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ وہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا اور انعاموں کا وارث بناتا ہے ۔ اپنے بندوں سے وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں، احسانوں اور انعاموں پر اس کے شکر گزار بنیں اور شکر کرنے کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اُس کی نعمتوں کا شکر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے :-

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ (النحل آیت ۱۱۵)

ترجمہ :- پس جو حلال (اور) طیب (مال) اللہ نے تمہیں دیا ہے تم اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے والوں کو عذاب سے مصئونیت کی ضمانت دی ہے چنانچہ وہ اس ضمانت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ○ (النساء آیت ۱۴۸)

ترجمہ :- اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ تو قدر دان اور بہت جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شکرگزاروں کو نہ صرف یہ کہ عذاب سے مصئونیت کی ضمانت دی ہے بلکہ کہا ہے کہ جو لوگ شکر گزار بنیں گے انہیں وہ فضلوں، احسانوں اور انعاموں سے اور زیادہ نوازے گا برخلاف اس کے جو لوگ ناشکری کے مرتکب ہوں گے عین ممکن ہے کہ انہیں شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ (ابراہیم آیت ۸)

ترجمہ :- اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب تمہارے رب نے (انبیاء کے ذریعہ سے) اعلان کیا تھا کہ (اے لوگو !) اگر تم شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دونگا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو) میرا عذاب یقیناً سخت (ہوا کرتا) ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعاموں پر اس کا شکر ادا کرنے کی اس بنیادی اہمیت کے باوجود اُس نے قرآن مجید میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اُس کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ○

(سبا آیت ۱۴)

ترجمہ :- (اور ہم نے کہا کہ) اے داؤد کے خاندان کے لوگو! شکر گزاری کے ساتھ عمل کرو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکرگزار ہوتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ محض زبان سے الحمد للہ یا شکر کے دیگر کلمات ادا کرنے سے شکر گزاری کا حق ادا نہیں ہوتا ۔ زبان سے بھی شکر ادا کرنا ضروری ہے لیکن اسے ہی کافی سمجھنا ہرگز درست نہیں ۔ اگر محض زبان سے چند کلمات شکر ادا کرنے سے شکرگزاری کا حق ادا ہوسکتا تو لوگوں کے لئے شکر گزار بننا چنداں مشکل نہ ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ زبان سے الحمد للہ کہنے والوں کی کسی زمانہ میں بھی کمی نہیں ہوتی ۔ بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بات بات میں نافرمانی کرنا ان کا معمول ہوتا ہے لیکن ساتھ کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر زبان سے بظاہر اس کا شکر بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں ۔ اگر زبان سے الحمد للہ کہنے سے ہی شکر کرنے کا حق ادا ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہ کہتا کہ میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہوتے ہیں ۔ دراصل شکر گزاری کا حق محض زبان سے الحمد للہ کہنے سے نہیں بلکہ زبانی اور قلبی شکر کے ساتھ ساتھ اعمال سے اپنے شکر گزار ہونے کا ثبوت دینے سے ادا ہوتا ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آلِ داؤد کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا یعنی اے داؤد کے خاندان کے لوگو! شکر گزاری کے رنگ میں رنگین ہو کر نیک اعمال بجا لاؤ ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ انسان اور زیادہ تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لائے اور پھر بکثرت ذکر الٰہی میں مصروف رہے ۔ اس کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرکے پہلے سے بڑھ کر مستعدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اعمالِ صالحہ بجا لانا ہی وہ حقیقی شکر ہے جس کی وجہ سے وہ عند اللہ شکر گزار شمار ہو سکتا ہے اور پھر ان اعمال صالحہ کا تقویٰ کی روح سے مملو ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کے نیک اعمال، دعائیں، عبادتیں اور قربانیاں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدہ آیت ۲۸) اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی کو قرار دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"تمہارا اصل شکر تقویٰ و طہارت ہی ہے ۔ مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے ۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر (چوکس) کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول ص[illegible])

الغرض اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور انعاموں پر شکرگزاری کا صحیح طریق یہ ہے کہ زبانی اور قلبی طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و طہارت سے مزین ہو کر پورے اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لائے جائیں ۔ اس کے بغیر شکرگزاری کا حق ادا نہیں ہوتا اور انسان عند اللہ شکرگزار نہیں قرار پاتا ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پچاسی ویں جلسہ سالانہ پر ہمیں اپنے عظیم الشان انعاموں سے نوازا ہے ۔ آسمانی نشانوں کو ہم نے بارش کی طرح برستے مشاہدہ کیا ہے ۔ خدائی وعدوں کے مہتم بالشان ظہور سے ہم شاد کام ہوئے ہیں، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز اور روح پرور تقاریر کی شکل میں علوم و معارف کے چشموں سے ہمارے لئے سیری و سیرابی کا سامان ہوا ہے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مقبول دعاؤں کے ہم مورد بنے ہیں، ذوق و شوق اور ولولہ و عشق کی کیفیت کے نقطۂ عروج پر پہنچنے سے ہمارے ایمان کو ایک پختگی، قلوب کو نئی جلاء اور روحوں کو نئی بالیدگی نصیب ہوئی ہے اور ہم بحمد اللہ تعالیٰ ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہوئے ہیں اس لئے ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم اظہار تشکر کے طور پر جہاں اپنی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رکھیں وہاں تقویٰ و طہارت میں مزید ترقی کرکے پورے جذبہ و جوش کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لائیں اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے ضمن میں ہم پر جو عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پہلے سے بڑھ کر اخلاص اور فدائیت کے رنگ میں بجا لا کر اللہ تعالیٰ کے عظیم تر انعاموں اور کامیابیوں کے وارث بنیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

رضاکار معلمین کی چوتھی کلاس
جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کیلئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلامعاوضہ معلم مل جائے ۔ ایسے واقفین کی فردی دینی تربیت کی غرض سے اس سلسلہ میں اب تک تین کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں اب چوتھی کلاس انشاء اللہ دس جنوری ۱۹۷۸ء سے شروع ہوگی مربیان کرام اور امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونیوالے احباب اپنے وقف کی درخواستیں مع کوائف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کریں ۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں ۔ اسلئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کیلئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہوسکے ۔ اس کلاس میں شامل ہونیوالے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا ۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھستی باری تعالیٰ ۔ اس کی تقابلی صفات کی روشنی میں

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں ہی بتا دیا تھا کہ ہم ایسا کریں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارے راستے میں روک نہیں ڈال سکتی۔ یہ بات قرآن کریم میں سینکڑوں جگہ بیان ہوئی۔ یہاں صرف ایک مقام کو لیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ صٰفّٰت میں جو محقق طور پر ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝"

(صٰفّٰت: ۱۷۲ تا ۱۸۳)

(ترجمہ) اور ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ہمارا فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے کہ وہ یقیناً مدد دیئے جائیں گے اور یقیناً ہمارے لشکر (یعنی مومنوں کی جماعت) ہی غالب آئیں گے۔ پس تو ان سے کچھ وقت کے لئے منہ پھیر لے اور انہیں دیکھتا رہ۔ وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے (کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے) کیا وہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی چاہتے ہیں۔ وہ عذاب جب ان کے صحنوں میں اترے گا تو ان مہلت دیئے گئے کافروں کی صبح بہت بری ہوگی اور تو ان سے کچھ وقت کے لئے منہ پھیر لے اور انہیں دیکھتا رہ اور وہ بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے تیرا رب جو رب العزت ہے ان تمام عیوب سے پاک ہے جو وہ اس کے لئے بیان کرتے ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے رسولوں کے لئے ہمیشہ سلامتی ہوگی یعنی کوئی انہیں حقیقی نقصان نہیں پہنچا سکے گا کیونکہ وہ رب العالمین سب تعریفوں کا مالک ہے (اس کے ساتھ وابستہ ہونے والے ذلیل و رسوا نہیں ہو سکتے)

کیا عظمت ان کلمات خداوندی کی ہے وہ کس طرح اعلان فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندے میری پناہ میں ہیں۔ ان کے لئے میں نے غلبہ مقدر کر چھوڑا ہے۔ ان کو کوئی مغلوب اور رسوا نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کا مقابلہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور وہ اپنے انجام کی فکر کرے اس تمام تعریفوں کے مالک خدا کے لئے کس طرح ممکن ہے کہ وہ کسی کو اپنی طرف سے ایک کام کے لئے مقرر بھی کرے اور پھر اسے ذلیل اور ناکام ہونے دے۔ یہ اس کی شان اور عظمت کے خلاف ہے۔

پس جب مامور الٰہی کے آنے کے وقت یہ دو بالمقابل گروہ بنتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی تقابلی صفات بھی جلوہ افروز ہوتی ہیں۔ اور وہ ایک گروہ کو اٹھا لیتی ہیں اور دوسرے گروہ کو گرا دیتی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی ہستی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے اگرچہ اندھے پھر بھی اس پر یقین پیدا نہ کریں اور ایمان لانے سے محروم رہیں۔

ائمۃ الکفر جن کا اوپر ذکر آیا ہے ان میں سے بعض کا انجام یہ ہوا کہ:۔

ابوجہل جنگ بدر میں دو انصاری لڑکوں کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔

ابولہب جنگ بدر میں مسلمانوں کی عظیم فتح دیکھ کر کچھ عرصہ بعد مکہ میں بیمار ہو کر حسرت و یاس میں مر گیا۔

عقبہ بن ابی معیط جو بنو امیہ میں سے تھا اور پرلے درجے کا شریر اور بدباطن تھا جنگ بدر میں مارا گیا۔ امیہ بن خلف جو خباثت اور شرارتوں میں ابوجہل کا مثیل تھا۔ جنگ بدر میں قتل ہوا اس کا بھائی ابی بن خلف جو اسی قماش کا تھا جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے بظاہر تو معمولی سا تیر لگنے سے زخمی ہوا لیکن تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

النضر بن الحارث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دکھ دیا کرتا تھا جنگ بدر میں قید ہوا اور پھر اپنے جرموں کی پاداش میں مار ڈالا گیا۔

باقیوں میں سے بھی بعض جنگوں میں مارے گئے اور بعض فتح مکہ کے بعد اپنے بتوں کی بے چارگی دیکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو پہچانتے ہوئے باقی سب کے ساتھ مل کر داخل اسلام ہو گئے اور خدا کی پناہ میں آ گئے اور اسلام کے ثمرات سے بہرہ ور ہو گئے۔

جن لوگوں کو وہ ایذائیں دیا کرتے تھے اور ذلیل و رسوا کیا کرتے تھے ان کی صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ایسا ابھارا کہ وہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب لانے والے بن گئے۔ وہ اپنے تزکیہ نفس اور اپنے علم و فضل میں دنیا کے لئے مثال قائم کر گئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات مزکیؔ اور منورؔ اور معزؔ اور محییؔ نے ان پر ایسا جلوہ کیا کہ وہ آسمان روحانیت کے روشن ستارے بن گئے اور زمین سے آسمان ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی ان روشن تجلیات کو دیکھ کر کیا کسی صاحب عقل و فہم کو اس کے بارے میں شک رہ سکتا ہے؟ ....

.... ایسے واقعات جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو قبل از وقوع بتا دے اور ان کا مقصد بھی ظاہر کر دے اور جو ہمیشہ ایک خاص گروہ کی تائید میں ثابت ہوں اور انہیں آہستہ آہستہ ترقی کی راہ پر لے جائیں اور اسلام کے غلبہ کی شاہراہ پر چلاتے جائیں اور ان کے معاندین کے لئے عذاب ثابت ہوں اور ان کے تنزل اور تباہی کا موجب بنتے جائیں اور ان کی دشمنی کے مطابق ان کو مزا چکھانے والے ہوں اور ایک لڑی میں پروئے ہوئے نظر آئیں اور ایک ترتیب اور تدریج سے وقوع پذیر ہو رہے ہوں۔ ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ محض اتفاقی حادثات ہیں اور ان کا کوئی مقصد نہیں یقیناً ایک نادانی ہے اور قرآن حکیم کی تعلیم کے برخلاف ایسے واقعات خدا تعالیٰ کی تبشیری اور انذاری صفات کا ظہور ہوتے ہیں اور ہستی باری تعالیٰ کا یقین پیدا کرتے۔ اس کے احکام کی اطاعت پر آمادہ کرتے اور اس کے مامور کی صداقت ظاہر کرنے اور بندوں کی اصلاح کے لئے ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کو قبول نہ کریں اور اپنی اصلاح نہ کریں تو پہلے چھوٹی چھوٹی تباہیاں اور بالآخر بڑی تباہی کا موجب بن جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ان تقابلی صفات کا جلوہ کیسا پیارا ہے وہ کسی طرح کمزوروں اور ناتوانوں کو اوپر اٹھاتا ہے اور کسی طرح جابروں اور ظالموں اور حق سے دشمنی رکھنے والوں کو نیچے گراتا ہے۔ یہی تو اس کی خدائی ہے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اپنے آستانہ پر تذلل سے گرنے والوں کو اپنے دست شفقت سے تھامتا ہے اور سرکشوں اور نافرمانوں کو اپنے قہر اور عذاب کا نشانہ بناتا ہے۔

اے رحیم و کریم جس کی رحمت سب چیزوں پر حاوی ہے تو اپنے بندوں کی آنکھیں کھول اور انہیں اپنے مسیح اور مہدی (علیہ السلام) کو شناخت کرنے کی توفیق دے تا وہ تیرے غضب سے بچ سکیں اور تیری رحمت کے سایہ کے نیچے آ جائیں اور ہمارے محبوب و آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہماری عزتیں اور ہمارا سب کچھ قربان ہے اس کے منشاء مبارک کو یہ پورا کرنے والے ہوں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا کیونکہ اس کے ہاتھوں اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ اللّٰھم آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب ایک ہفتہ سے شدید علیل ہیں۔ اب نسبتاً افاقہ ہے مگر ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(ظہیر احمد کارکن امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبزیوں کی کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب ایم ایس سی (آنرز) ہارٹیکلچر ریسرچ آفیسر شعبہ تحقیقاتِ آم۔ شجاع آباد۔

سبزیاں انسانی غذا کا ضروری جزو ہیں۔ اور ان میں وہ تمام ضروری اجزا موجود ہیں، جو اکثر اجناس خوردنی میں نہیں پائے جاتے سبزیوں میں حیاتین یعنی وٹامن اے، بی اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں جو انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بیشتر سبزیاں دو تین ماہ میں تیار ہو جاتی ہیں جبکہ زمین سے ہم غذائی اجناس کی سال کے دوران ایک یا دو فصلیں حاصل کرتے ہیں۔ اسی زمین سے سبزیوں کی تین چار فصلیں حاصل کر کے غذائی پیداوار میں بیش بہا اضافہ کر سکتے ہیں۔ گھریلو استعمال کے لئے تو ہمیں گھروں کے ساتھ جتنی بھی جگہ خالی ہو اس پر سبزیاں کاشت کرنی چاہئیں۔ اسی طرح دیہات میں ہمارے ہر کاشتکار بھائی کو اپنی ضروریات کے لئے سبزیاں کاشت کرنی چاہئیں

سبزیاں کاشت کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

زمین کا انتخاب:

سبزیوں کے لئے گہری زرخیز اور بھربھری زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو۔ نیز پانی کو دیر تک جذب رکھنے کی صلاحیت بھی ہو۔ منتخب کرنی چاہیئے۔ ایسی زمین جس میں نامیاتی مادہ کم مقدار میں ہو اس کے نیچے سخت تہہ ہو۔ سبزیوں کی کاشت کے لئے موزوں نہیں زمین میں نامیاتی مادے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گوبر کی گلی سڑی کھاد۔ سبز کھاد اور مصنوعی کھادوں کا استعمال بہت لازمی ہے۔

گوبر اور مصنوعی کھاد کا استعمال:

بہت سی سبزیاں بہت تھوڑے عرصہ میں برداشت کے لئے تیار ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو تیزی سے نشو و نما پانے کے لئے بہت جلد حاصل ہونے والی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ گوبر کی کھاد اور مصنوعی کھادیں ڈال کر پوری کی جا سکتی ہے۔ پنجاب کی تمام زمینوں میں نائیٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کی کمی ہے۔ سبزیوں کی کاشت کے لئے ان تین غذائی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر نائیٹروجن اور فاسفورس والی کھادوں کا اکٹھا استعمال کیا جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

کھاد ڈالتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:۔

(۱) نائیٹروجن والی کھاد کی نصف مقدار اور پوٹاش اور فاسفورس والی کھادوں کی ساری مقدار کاشت سے پہلے کھیت کی تیاری کے وقت بکھیر کر سہاگہ چلا دیں

(۲) نائیٹروجن کی باقی نصف مقدار جب فصل ایک ڈیڑھ ماہ کی ہو جائے۔ تو آب پاشی کرنے سے پہلے ایک دو دفعہ ڈالیں۔

(۳) نائیٹروجن والی کھادیں ڈالتے وقت، ان کی مٹی کے اندر کم از کم دو انچ گہرا دبا دیا جائے تو گیس کی صورت میں ان کی طاقت زائل نہیں ہوتی۔

بیج کا انتخاب:

سبزیوں کی کامیاب کاشت کے لئے اچھا بیج بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بیج صحت مند اور اعلیٰ قسم کا ہونا چاہیئے۔ اس میں جڑی بوٹیوں کی آمیزش نہیں ہونی چاہیئے۔ زیادہ پرانا بیج بھی منتخب نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی قوت روئیدگی بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے بیج کسی قابل اعتماد ادارے سے خریدنا چاہیئے۔

موسم گرما کی مشہور سبزیاں

کریلا (BITTER GOURD.)

آب و ہوا اور کاشت: معتدل آب و ہوا میں زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کی اگیتی کاشت وسط فروری سے وسط اپریل تک کی جاتی ہے۔

شرح بیج: ۴ سیر فی ایکڑ چھوٹے سائز والی قسم کاشت کریں۔

طریقہ کاشت: تیار شدہ زمین میں ۵-۶ فٹ چوڑی پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں کناروں پر ایک ایک فٹ کے فاصلے پر دو دو بیج ایک انچ کی گہرائی تک بوئیں۔ جب بیج اگ آئیں تو ہر جگہ ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔

آبپاشی اور گوڈی: ہر ہفتہ آبپاشی کریں اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے دو تین مرتبہ گوڈی کریں۔

کیڑے: پھل کی مکھی کے حملہ سے بچانے کے لئے دو تین مرتبہ ڈیپٹرکس ([illegible]) سے سپرے کروائیں۔

ٹینڈہ دل پسند (TINDA DILPASAND)

آب و ہوا اور وقت کاشت: ٹینڈہ کے لئے گرم اور خشک موسم نہایت موزوں رہتا ہے۔ اگیتی فصل مارچ۔ اپریل میں کاشت کی جاتی ہے۔ اور پچھیتی فصل وسط جون سے آخر جولائی تک کاشت ہوتی ہے۔

شرح بیج: تین سیر فی ایکڑ ہلکے سبز رنگ کی قسم جسے ٹینڈہ دلپسند کہتے ہیں۔ کاشت کریں۔

طریقہ کاشت: چھ سات فٹ چوڑی پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں کناروں پر دو دو فٹ کے فاصلہ پر دو تین بیج بوئیں اور پانی لگا دیں۔ اگنے پر فالتو پودے نکال دیں۔

آبپاشی اور گوڈی: ہر ہفتے احتیاط سے آب پاشی کرتے رہیں۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے کے لئے دو تین مرتبہ مناسب وقفوں سے گوڈی کریں۔

کیڑے اور بیماریاں: فصل کو سفوفی پھپھوندی سے بچانے کے لئے دو تین بار ڈائی تھین ایم ۴۵ (Dithane M.45) سے سپرے کریں۔

پھل کو مکھی سے بچانے کے لئے ڈیپٹریکس یا ڈائی میکران بحساب ½ پاؤنڈ ۱۰۰ گیلن پانی میں حل کر کے سپرے کروائیں۔

بھنڈی توری (LADY'S FINGER.)

آب و ہوا اور وقت کاشت: اس کی کاشت کے لئے معتدل مرطوب آب و ہوا درکار ہے۔ اگیتی فصل وسط فروری سے مارچ کے آخر تک اور پچھیتی فصل جون میں بوئی جاتی ہے۔

شرح بیج: دس سے بارہ سیر بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ ترقی دادہ اقسام "۱۳۸" اور "پوسا ساونی" ہیں۔

طریقہ کاشت: تین تین فٹ پر پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں کناروں پر ½ انچ گہری لکیر نکال کر کاشت کریں۔ جب بیج اگ آئے تو آٹھ نو انچ کے فاصلہ پر تندرست پودے چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔

آبپاشی اور گوڈی: ہر ہفتہ آب پاشی کریں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے دو تین بار گوڈی کریں۔

کیڑے: فصل پر جیسڈ تیلہ (JASSID) کا حملہ ہو تو ڈیپونا کا سپرے کرائیں۔

بینگن (BRINJAL)

آب و ہوا اور وقت کاشت: اس کی کاشت کے لئے گرم مرطوب موسم اچھا رہتا ہے۔ اکتوبر میں بوئی ہوئی پنیری کو وسط فروری کے قریب کھیت میں منتقل کرنا چاہیئے۔

طریقہ کاشت: تین تین فٹ پٹڑیاں بنائیں۔ پودے لگانے سے قبل پٹڑیوں کی درمیانی نالیوں میں پانی چھوڑ دیں اور پودوں کو ۱½ سے دو فٹ کے فاصلہ پر لگائیں۔

شرح بیج: ایک ایکڑ کے لئے تین مرلہ پنیری کافی ہے۔ گول بینگن کی ترقی دادہ قسم ملتان ۲۲ کاشت کریں۔

آب پاشی اور گوڈی: ہر ہفتہ آب پاشی کرتے رہیں۔ خودرو پودوں کی تلفی کے لئے تین چار مرتبہ گوڈی کریں اور ساتھ پودوں پر مٹی بھی چڑھائیں۔

چپن کدو (VEGETABLE MARROW.)

آب و ہوا اور وقت کاشت: اس کی کاشت کے لئے معتدل آب و ہوا درکار ہے اگیتی کاشت فروری میں کی جاتی ہے

شرح بیج: تین سیر فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔

طریقہ کاشت: پانچ فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر دو دو فٹ کے فاصلہ پر بوئیں۔

آب پاشی اور گوڈی: ہر ہفتہ احتیاط سے آب پاشی کرتے رہیں۔ اور مناسب وقفہ پر تین چار مرتبہ گوڈی کریں۔

کیڑے: چھوٹے پودوں کو سرخ بھونڈی سے بچانے کے لئے دس حصے راکھ میں ایک حصہ سوڈیم فلیوسیلیکیٹ ملا کر چھڑکاؤ کریں۔

ککڑی (تر) اور کھیرا:

آب و ہوا اور وقت کاشت: ان کی کاشت کے لئے معتدل اور خشک آب و ہوا اچھی رہتی ہے۔ اگیتی کاشت فروری اور مارچ میں کی جاتی ہے۔

شرح بیج: ککڑی (تر) کے لئے ایک سیر اور کھیرا کے لئے ڈیڑھ سیر بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

طریقہ کاشت: چھ سے سات فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر ایک فٹ کے فاصلہ پر دو دو بیج بوئیں۔ جب بیج اگ کر پتے نکال لیں تو فالتو پودے نکال دیں۔

آب پاشی اور گوڈی: ہر ہفتہ آبپاشی کریں اور دو تین مرتبہ گوڈی کریں۔

کیڑے: پھل کو مکھی سے بچانے کے لئے دو تین مرتبہ ڈیپٹریکس سے سپرے کروائیں۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر روداد

(۳)

۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء

پہلے روز کا افتتاحی اجلاس

انڈونیشین وفد کے نمائندہ کی تقریر

آخر میں محترم شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جکارتا انڈونیشیا نے انڈونیشین وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے مختصر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے انڈونیشین وفد کے ارکان جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے مبلغین کرام جماعت اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور تمام احمدی احباب، مرد و زن، بوڑھوں اور جوانوں کی طرف سے دنیا کے کناروں اور پاکستان بھر سے جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام سنایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ ہمارے دل میں جماعت احمدیہ کے عالمی اثر کو دیکھ کر خوشی اور فخر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ احساس ہے کہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی مساعی کو منظم کرنے کے لئے مرکز کا وجود کس قدر اہم ہے لیکن عالمی مرکز کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جس جس ملک میں جماعتیں قائم ہیں وہاں بھی جماعت کا ایک مرکز ہو تاکہ وہ بھی اپنے پروگراموں میں یکجہتی پیدا کر سکیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا مرکز جلد وجود میں آجائے۔

آپ نے فرمایا۔ ہم سالہا سال سے بڑی بے تابی اور شوق سے اس گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں جب ہمارے مقدس امام ہمارے ملک کو اپنی تشریف آوری سے برکت دیں گے حضور ایدہ اللہ کو بھی شدید خواہش ہے کہ انڈونیشیا میں تشریف لے جا کر اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں سے ملیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد حضور کے انڈونیشیا کے دورہ کے سامان پیدا کرے اور یہ دورہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تاریخ میں ایک نیا باب کھولنے کا باعث بنے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے گیارہ نوجوان مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نوجوان مستقبل میں اچھے مجاہد ثابت ہوں اور یہ کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو دین سیکھنے کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجنے کی توفیق عطا کرے۔

ہم اس زمانہ میں ربوہ میں اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں ساری دنیا کی اخوت کا نظارہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایک بڑا خاندان جس کے افراد ایک ہی روحانی باپ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں وجود میں آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس نشان کو دیکھ کر ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ انیسویں صدی کے آخر میں ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان سے جو آواز اٹھی تھی وہ اس طرح سے ساری دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لائے گی جس کا نظارہ آج ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ آج ہم ان پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، اے ہمارے خدا! ہم جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی طرف سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی خدمت میں سلام پہنچا دے۔ یا رسول اللہ! آپ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دوبارہ ابھرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو رہا ہے۔ اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند! آپ نے جو بشارات دی تھیں وہ سب پوری ہو رہی ہیں اور ہم سب انہیں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

محترم شریف احمد صاحب کی اس تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے اور پھر جماعت احمدیہ کے ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پہلے روز کا دوسرا اجلاس

جماعت احمدیہ کے پچاسیویں جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے کی جس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق مبلغ سورینام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

واقعہ صلیب اور نئی تحقیقات

اس کے بعد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور نے "واقعہ صلیب اور نئی تحقیقات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا ۱۸۹۱ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک ۱۹۰۰ سال سے زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں وہ زمین پر نزول فرمائیں گے وفات پا گئے ہیں۔ ان کی دوبارہ آمد سے مراد ان کے مثیل آنا ہے اور یہ کہ وہ مثیل آپ خود ہیں۔

۱۸۹۹ء میں آپ نے ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں انجیل، قرآن وحدیث، طب اور تاریخ کی کتب اور بدھ مذہب کی کتب وغیرہ کے حوالوں سے آپ نے یہ ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی، نہ آپ آسمان پر گئے بلکہ آپ ۱۲۰ سال کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہوئے اور وہیں محلہ خانیار میں آپ کا مزار ہے اور یہ امید رکھنا کہ آپ کبھی آسمان سے اتریں گے باطل ہے۔

حضور کی یہ تحقیقات مستقبل کے ایک انقلاب کا پیش خیمہ تھی۔ آپ کی زندگی میں ہی ایسے انکشافات منظر عام پر آنے شروع ہوئے جن سے پتہ لگتا تھا کہ مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کا عقیدہ جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے مذہبی دنیا کی ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں صحرائے سینا کے انکشافات کفن مسیح اور اس پر تحقیق، مکتوب سکندریہ، نعمانی انجیل، باطنی صحائف، ایسینیا اور نصیبین کے نوشتوں کا قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس طرح واضح فرمایا کہ نہ صرف زمین کے پوشیدہ خزانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی انکشاف اور آپ کی اپنی ریسرچ کی تصدیق کی بلکہ آبائے کلیسیا نے خود حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے عقیدہ کے خلاف لکھنا شروع کیا۔ محترم شیخ صاحب نے خود عیسائی محققین کی کتب کے کئی ایک حوالے پیش فرمائے جن سے واضح ہوتا تھا کہ عیسائی خود مسیح کی صلیبی موت کے عقیدہ سے بغاوت کر رہے ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی انکشافات اور آپ کی تحقیق دربارہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ فتح عظیم ہے جو حدیث کسر صلیب کے منشاء کو کلی طور پر پورا کر رہی ہے۔

نمائندہ وفد فجی کی تقریر

اس کے بعد محترم شمس الدین صاحب آف فجی نے فجی کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے جزائر فجی کے احمدی مبلغین اور دیگر تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے جملہ احباب کو محبت بھرا اسلام پہنچایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ جزائر فجی دور مشرق میں بحر اوقیانوس میں ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس ملک کو دنیا کے ممالک میں اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ یہ ملک دنیا کے کنارہ پر واقع ہے۔ اور انٹرنیشنل ڈیٹ لائن اس میں سے گزرتی ہے۔ اس لائن کے ایک طرف اتوار ہے تو دوسری طرف ہفتہ کا دن ہوگا۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن قائم ہوا۔ اس مختصر سے وقت میں جہاں جماعت احمدیہ فجی نے تعداد کے لحاظ سے ترقی کی ہے وہاں اس نے پانچ مساجد تعمیر کی ہیں۔ اب ایک بڑی مسجد بنانے کا ارادہ ہے جو انشاء اللہ جزائر فجی میں سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ امید ہے کہ ہم آئندہ سال کے آخر میں اس مسجد کی تعمیر مکمل کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

آخر میں آپ نے جزائر فجی میں جماعت کی بسرعت ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو سینہ پر دائیں طرف چار سال قبل گولی لگی تھی جو اب بھی ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ میں ہے اور ہر سال سردیوں میں بہت تکلیف دیتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (راشد حسین ارشد ابن چوہدری محمد حسین ... صدر ربوہ)

۲۔ ... رفیع احمد خان یکم دسمبر سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذوالفقار احمد قمر
دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ انعامی مجلس انصار اللہ برائے سال ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء

انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق مجلس انصار اللہ کی کارکردگی کے لحاظ سے دس نمایاں مجالس انصار اللہ کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ مجلس اسلامیہ پارک لاہور اور مجلس فیصل آباد دونوں مجالس انصار اللہ علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس اسلامیہ پارک لاہور کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اور مجلس فیصل آباد کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب کو علمِ انعامی انصار اللہ مرحمت فرمایا ہے۔ قرعہ کے مطابق علم پہلے چھ ماہ مجلس اسلامیہ پارک لاہور کے پاس رہے گا اور آخری چھ ماہ مجلس فیصل آباد کے پاس رہے گا۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کے لئے مبارک کرے اور ان مجالس کے جملہ عہدیداران کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

مجالس کی ترتیب وار فہرست یہ ہے:۔

درجہ	نام مجلس	نام زعیم اعلیٰ / زعیم
اوّل	اسلامیہ پارک لاہور	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب
	فیصل آباد	" چوہدری عبدالغنی صاحب
دوم	چک ۱۲۱/گ ب حسن پور ضلع فیصل آباد	" عبدالسمیع صاحب حسنی
سوم	ناظم آباد کراچی	" چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
چہارم	مارٹن روڈ کراچی	" نعیم احمد خان صاحب
پنجم	بہاولپور	" مرزا ارشد بیگ صاحب
ششم	ربوہ	" چوہدری محمد شریف صاحب فاضل
ہفتم	سیالکوٹ شہر	" بابو قاسم دین صاحب
ہشتم	دارالذکر لاہور	" میجر عبداللطیف صاحب
نہم	بہاول نگر	" چوہدری غلام نبی صاحب
دہم	سکھر (سندھ)	" قریشی عبدالرحمن صاحب

(قائد عمومی)

دعائے مغفرت

(۱) محترم چوہدری محمد علی صاحب آف باندھی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں سے متصف تھے۔ دینی اخلاص کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال و دولت اور عزت سے بھی نوازا تھا۔ اپنے علاقے میں اپنی نیک صفات کی بناء پر خاصا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ملک عبدالرحمن مینیجر باجوہ ایگریکلچرل باندھی ضلع نواب شاہ)

(۲) محترمہ بیگم باتو شمیم صاحبہ جو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر مرحوم سابق مبلغ افریقہ و انگلستان کی بڑی صاحبزادی تھیں عرصہ چار ماہ کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی ۱۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو ساڑھے نو بجے شب کراچی میں وفات پا گئیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ان کی نعش ربوہ لائی گئی اور مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبداللطیف خان۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

ضروری اعلان

ہم نے مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء کو الفضل اخبار میں سیٹھ عزیز احمد ولد محمد علی سکنہ فضل بھبرو سندھ کے بارے میں ایک اعلان شائع کیا تھا۔ اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سیٹھ عزیز احمد مذکور آئندہ کے لئے ہمارے مختارِ عام بنائے جاتے ہیں اور وہ ہماری جائیداد کے محافظ و ذمہ دار ہوں گے۔

۱۔ امۃ الحفیظ بیگم۔ بیوہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان رضی اللہ عنہ

۲۔ عباس احمد خان	پسر	"	"	" سکنہ پام ویو ۵ ڈیوس روڈ لاہور حال ربوہ
۳۔ مصطفیٰ احمد خان	"	"	"	" حال ربوہ ضلع جھنگ
۴۔ قدسیہ بیگم	بنت	"	"	" سکنہ دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ
۵۔ زکیہ بیگم	"	"	"	" " " "
۶۔ فوزیہ بیگم	"	"	"	" " " "
۷۔ شاہدہ بیگم	"	"	"	" " " "

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے بھانجے عزیزم انور حسن مکینکل انجنیئر ابن شیخ مظفر حسن صاحب مقیم کویت کا نکاح عزیزہ یاسمین بنت شیخ منظور الحق صاحب کراچی سے مکرم محمود الحسن صاحب حلقہ لاہور چھاؤنی نے مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ عزیزم انور حسن اور عزیزہ یاسمین کے دادا حاجی عبدالعظیم صاحب مرحوم سکنہ سیالکوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار البشریٰ بشیر پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

۲۔ مکرم محمد یوسف صاحب نے برادرم مکرم ملک منور احمد صاحب انور ابن ملک عبدالرحمن صاحب ساکن ربوہ ضلع جھنگ کا نکاح عزیزہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت ملک فخرالدین صاحب آف کنجاہ ضلع گجرات سے مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مسجد مہدی میں بعد نماز ظہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور نیک ثمرات سے نوازے۔ آمین

(سید عبدالسلام باسط۔ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ)

۳۔ مورخہ ۱۶/۱۲ بروز بدھ مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے میری بیٹی عزیزہ عابدہ طاہرہ کا نکاح پچیس ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیزم خالد محمود ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب آف گجرات کے ساتھ پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(صوبیدار بشیر احمد 568 گلگشت کالونی ملتان)

۴۔ مورخہ ۷/۱۱ بروز جمعہ مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر میرے بیٹے عزیزم مرزا نسیم احمد کا نکاح عزیزہ شاہدہ بیگم بنت مکرم ماسٹر برکت اللہ صاحب حسن آباد کالونی ملتان کے ساتھ پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(مرزا نذیر احمد حسن آباد کالونی معرفت اللہ بخش صاحب پوسٹ مین کھاد فیکٹری ملتان)

درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ (ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم) گزشتہ پندرہ بیس دنوں سے شدید بیمار رہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴